تقریر بابت والدین
وقت5-7منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

"متاعِ آسمانی"

(تربیتِ اولاد)

(تقریر نمبر10)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (الانفال:29)

اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے۔

کہاں تک حرص و شوقِ مالِ فانی!
اٹھو ڈھونڈو! متاعِ فانی

معزز سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک طویل منظوم کلام بعنوان "مرزا بشیر احمد، مرزا شریف احمد اور مبارکہ بیگم کی آمین پر" ارشاد فرمائے۔اِس شعر پر میری یہ دسویں تقریر ہے۔ جس کو خاکسار نے "تربیتِ اولاد" کا عنوان دیا ہے۔اس کی وجہ یہ بنی کہ حضور علیہ السلام نے اِس نظم میں جہاں اپنی موعود اولاد کا ذکر فرمایا ہے وہاں اِن پر ہونے والے نعماء کا ذکر فرمایا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد کے لئے اس کا شکر ادا کیا ہے۔ہم سب احبابِ جماعت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں علم ہو کہ یہ وہ گُر ہیں جن کو بروئے کار لا کر ہم اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کر سکتے ہیں۔تربیتِ اولاد کے عمیق اور ضروری مضمون میں داخل ہونے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم حضورؑ کے اس منظوم کلام کا اختصار سے احاطہ کریں۔ حضورؑ نے اپنی تمام اولاد کو اللہ تعالیٰ کا احسان قرار دیا اور ان کو بہت دعائیں دی ہیں جو ہماری مادری زبان ہونے کی وجہ سے دل سے نکلتی ہیں اور تیر کی طرح نشانے پر لگتی ہیں۔اس لئے اپنی اولاد کے حق میں انہیں دہراتے رہنا چاہیے جیسے فرماتے ہیں۔

بَنا اِن کو نیکوکار و خِردمند
کرم سے اِن پہ کر راہِ بدی بند
ہدایت کر اِنہیں میرے خداوند
کہ بے توفیق کام آوے نہ کچھ پَند
وہ دے مجھ کو جو اِس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم وحیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تیری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے اِن کو جو مجھ کو دیا ہے

پھر اولاد کے لئے تقویٰ کی دعا کرتے ہوئے انہیں تقویٰ کی نصیحت کی اور اپنی پنجتن اولاد کو دولت اور بہار قرار دے کر فرمایا۔

یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
بہار آئی ہے اِس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

سامعین! اِن دو اشعار میں اپنی اولاد کو دولت اور بہار قرار دے کر اِسے اپنا باغیچہ قرار دے کر کہا کہ یہ اولاد پھول ہیں جو میرے باغ کا حصہ ہیں جن کی وجہ سے میرا بوستان خوبصورت ہو گیا ہے۔ حضورؑ نے اولاد کو دولت قرار دے کر تربیتِ اولاد کا ایک اہم گُر سمجھایا ہے کہ جس طرح مادی دولت اور اپنی جمع پونجی کی قدر کی جاتی ہے۔ اُس کی حفاظت کی جاتی ہے ویسے ہی بلکہ اِس سے کہیں بڑھ کر اپنی اولاد کو روحانی دولت سمجھ کر اِس کی حفاظت کریں۔ اِس کی دیکھ بھال کریں۔ کہیں شیطان اُچک کر نہ لے جائے۔ اِس کی ویسے ہی حفاظت کریں جیسے بینک بیلنس کی کی جاتی ہے۔ جو مستقبل میں کام آتا ہے۔ اس پورے کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کمال مہارت سے اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اور اپنی اولاد کے اوپر خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے حوالے سے چسپاں کیا ہے۔ اِس سے ایک تو حضورؑ کی اپنے خالقِ حقیقی سے پیار و محبت عیاں ہوتا ہے اور دوسرا آپؑ اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے منقّش کرنا چاہتے تھے۔ قرآنی حکم صِبْغَۃَ اللّٰہِ کے تحت صفاتِ باری تعالیٰ کو اولاد کے دل میں اُتارنا چاہتے تھے۔ فرماتے ہیں۔

تری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر
مری جاں تیرے فضلوں کی پنہ گیر
تری رحمت عجب ہے اے میرے یار
ترے فضلوں سے میرا گھر ہے گلزار

اِن دو اشعار میں اپنا سارا انحصار اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضل پر رکھا ہے۔ رحمتِ الٰہی کو گھر کا شہتیر قرار دیا ہے۔ شہتیر وہ مضبوط اور تناور لکڑی ہوتی ہے۔ جو پُرانے وقتوں میں یا آج کل پہاڑی علاقوں میں جہاں لکڑی کی بہتات ہو مکان کے اوپر چھت ڈالنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ آج کل اِس کی جگہ لوہے کے Beam نے لے لی ہے۔ حضورؑ نے اپنے گھر کو رحمتِ الٰہی کا شہتیر قرار دے کر بچوں کو یہ سمجھایا ہے کہ ہمارے گھر کا انحصار اللہ تعالیٰ کی رحمت پر ہے اور فضلِ الٰہی کو گھر کا گلزار قرار دے کر سمجھایا کہ ہم پر جو افضال اللہ تعالیٰ کے نازل ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں وہ پھولوں کا ایک باغیچہ ہے جو جسمانی صحت کے لئے روح افزاء ہے۔ شاید اِسی کثرت اور تکرار کے ساتھ رحمتِ الٰہی اور فضلِ خداوندی کے ذکر کی وجہ سے آپ کے موعود بیٹے حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کر کے اپنی تحریرات اور خطوط پر "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھو الناصر" لکھنا شروع کیا۔ حضورؑ نے فضل اور رحم کے الفاظ کو بار بار اس نظم میں استعمال فرمایا ہے جیسے "ترے فضلوں سے پُر ہیں میرے دن رات"۔ "ترحّم سے مری سُن لی ہر اک بات" اور "ہوا مَیں تیرے فضلوں کا منادی"۔ وغیرہ

پھر حضورؑ نے اپنے بچوں کو یہ سمجھایا ہے کہ میرے مخالفین نے مجھے تباہ و برباد کرنے میں کون کون سا دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا مگر میرے خدا نے مجھے سہارا دیئے رکھا اور میری حفاظت فرمائی۔ مجھے ترقیات دیتا رہا۔ یہ محض اُس تعلق کی وجہ سے ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ سے ہے جیسا کہ حضورؑ نے فرمایا مجھے اُس یار سے پیوند جان ہے۔ شاید یہی وجہ ہے حضورؑ نے اپنے منظوم کلام میں بار بار "فسبحان الذی اخزی الاعادی" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور لکھا کہ

مری اُس نے ہر اک عزّت بنا دی
مخالف کی ہر اک شیخی مٹا دی
مجھے ہر قسم سے اُس نے عطا دی
سعادت دی، ارادت دی، وفا دی

حضورؑ بار بار اپنے اللہ کے احسانات کو گنوا کر شکرِ خداوندی کی طرف اپنے آپ کو دعوت دے رہے ہیں اور اولاد کو متوجہ فرماتے ہیں۔ آپؑ لکھتے ہیں کہ

بیان اُس کا کروں طاقت کہاں ہے
محبت کا تو اِک دریا رواں ہے
تری نعمت کی کچھ قلّت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شُمار فضل اور رحمت نہیں ہے
مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے

تاریخِ احمدیت نے ایک واقعہ یوں محفوظ کیا ہے کہ ایک دفعہ آپؑ کے بچوں میں بحث جاری تھی کہ دولت اچھی ہے یا علم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لطیف بحث کو سُن کر اپنے بچوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ بیٹو! نہ علم اچھا ہے نہ دولت اچھی ہے۔ اللہ کا فضل اچھا ہے۔

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس منظوم کلام میں بہت سے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ جو سب ایک تقریر میں بیان کرنے مشکل ہیں تاہم یہ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تمام نصائح اور امور متاعِ آسانی میں شامل ہیں۔ منظوم کلام کے آخر پر جو سبق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بچوں اور جماعت کی روحانی اولاد کو دینا چاہ رہے ہیں وہ اگر بیان نہ کروں تو میرا یہ مضمون ادھورا رہ جائے گا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے پر ایمان لانا اور اخلاص سے اطاعت کرنا حقیقت میں صحابہ رسولؐ سے اُن کے اخلاص سے ملنا ہے۔ یعنی آپؑ پر ایمان اِس قدر اہمیت وفضیلت اور برکت کا حامل ہے کہ وہ ایمان لانے والوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ملا دیتا ہے۔ جس کا ذکر قرآنی آیت وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ میں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس نظم کے آخر میں یوں ذکر فرمایا ہے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے اُن کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اِن اشعار میں تربیتِ اولاد کا ایک اہم پہلو بیان ہوا ہے کہ اپنے آپ کو صحابہؓ جیسے اچھے افعال سے مزیّن کر کے اپنی اولاد کے لئے نمونہ بنیں اور اولاد کو بھی صحابہؓ جیسے مقام پر پہنچانے کے لئے سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جو پنجتن اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بطنِ سیدہ سے عطا کی۔ وہ موعود اولاد تھی اور بہت سی خوبیوں اور اوصاف کی حامل تھی۔ اِن میں ایک کو اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کا درجہ دیا۔ آپ خلیفہ ثانی بنے۔ ہم سب کو آپ کے نمونہ پر چلتے ہوئے چھوٹا مصلح موعود بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت مصلح موعودؓ خلافت کے ذریعہ وحدتِ قومی بنائے جانے کے متعلق فرماتے ہیں:

”دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے، مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے، گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گُنے زیادہ ہیں، لیکن یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے، ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں، زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے، لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی، پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی اور باوجود اس کے کہ دنیا کی حالت اس قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے، اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی، اس طرح کہ پھر اس کی جڑوں کا ہلانا انسان کے لئے ناممکن ہو جائے گا... مَیں ایک ہوشیار کرنے والے کی صورت میں دنیا کو ہوشیار کرتا ہوں کہ یہ بیج بڑھے گا، ترقی کرے گا، پھیلے گا اور پھلے گا اور وہ روحیں جو بلند پروازی کا اشتیاق رکھتی ہیں، جن کے دلوں کے مخفی گوشوں میں خدا تعالیٰ کے ساتھ ملنے کی تڑپ ہے وہ ایک دن اپنی مادی خوابوں سے بیدار ہوں گی اور بے تاب ہو کر اس درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھنے کے لئے دوڑیں گی، تب اس دنیا کے فساد دور ہو جائیں گے۔ اس کی تکلیفیں مٹا دی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت پھر اس دنیا میں قائم کر دی جائے گی اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے لئے سب سے قیمتی متاع قرار پائے گی اور دنیا کی یہ تبدیلی فساد اور بدامنی کے دور کرنے کا ذریعہ ثابت ہو گی اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کا فساد اور بدامنی دور کی جاسکتی ہے، اس کے سوا سب کوششیں بیکار ہو جائیں۔“ (دیباچہ تفسیر القرآن، صفحہ 324)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نسل اور خاندان کے پھلنے اور پھولنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’پھر خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی، اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے، ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہو گا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچادے گا۔ مَیں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہو گا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی ونامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ مَیں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس واموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 125-126)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اِس دنیا کی اصلاح کے لیے بکثرت احمدیوں کی ضرورت ہے جو مصلح موعود کی صفات سے آراستہ ہوں جو اُن تمام ہتھیاروں سے لیس ہوں جو مصلح موعود کو عطا کیے گئے تھے پس جب مَیں کہتا ہوں کہ آپ مصلح موعود بنیں اور آپ کے بڑے بھی مصلح موعود بنیں تو ہرگز یہ نہیں کہتا کہ بلند مراتب کی تمنا کریں بلکہ مَیں یہ کہتا ہوں کہ ان صفات کی اپنے ربّ سے بھیک مانگیں جو صفات آج کے زمانہ کے انسان کے احیاء نو کے لیے ضروری ہیں۔‘‘

(خطاب حضور رحمہ اللہ 23 فروری 1986ء بحوالہ ماہنامہ خالد فروری 1991ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

’’آپ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت اَور روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اصل میں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے جس سے ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہو گی جب ہم میں بھی اُس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغِ اسلام اور اصلاح کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18ء فروری 2011ء)

(کمپوزڈ: تمثیل احمد)

✪✪✪✪